مسواک کے فضائل



تصنیف لطیف

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان

مفتی محمد فیض احمد اُویسی رَضوی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

مسواک کے فضائل

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، مُفسرِ اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

نوٹ: اگراس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

﴿پیش لفظ﴾

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَا بِہٖ اَجْمَعِیْنَ

سنت مسواک تقریباً متروک (ترک) ہوچکی ہے دعوتِ اسلامی کے احباب اس پر عمل پیرا ہوچکے ہیں۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو مسواک قلم کی طرح کان پر سجائے رکھتے تھے اور دعوت اسلامی کے احباب جیب میں ایک خانہ علیحدہ تیار کرواکر مسواک کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں بھلے معلوم ہوتے ہیں۔کاش علماء کرام و مدرسین اپنے تلامذہ اور خود بھی اور مقررین اپنے حلقہ اثر میں اور خود بھی اور پیران کرام اپنے مریدین اور خود بھی مسواک کی عادت ڈالیں تو یہ سنت مبارکہ مکمل طور پر زندہ ہوجائے اور قیامت میں سوشہیدوں کا ثواب پائیں۔فقیر کے پاس قلم ہے اس کے ذریعے اُمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک پیغام پہنچا رہا ہے۔خدا بھلا کرے عزیزم حاجی محمد اسلم قادری عطاری اور حاجی محمد احمد عطاری کراچی (باب المدینہ) کا انہوں نے اس کی اشاعت کی حامی بھری ہے۔

فقط والسلام

فجزاھمااللہ تعالیٰ خیر الجزاء

وَمَاتَوْفِیْقِیْ اِلَّا بَاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلٰے حَبِیْبِہِ الْکَرِیْم وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔پاکستان

۱۳ ذیقعدہ ۱۴۲۲ھ

☆......☆......☆

﴿مقدمہ﴾

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی مِنْ لا نَبِیُّ بَعْدُہٗ

اما بعد! فقیر نے مسواک کی اہمیت کے پیشِ نظر تین ضخیم رسالے لکھے ہیں۔

(۱) ٹوتھ پیسٹ اور مسواک ۔ یہ عزیزم الحاج محمد اسلم صاحب قادری اُویسی عطاری نے شائع کیا ہے۔

(۲) فضائل ومسائل مسواک ۔اس کی طباعت کا قرعہ عزیزم والحاج محمد احمد اُویسی قادری عطاری کے نام نکلا ہے اس کی اشاعت کی موصوف نے حامی بھری ہے۔

(۳) التریاك فی تحقیق المسواك ۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے کسی مردِ مولیٰ کا انتظار ہے انشاءاللہ تعالیٰ یہ بھی منظر عام پر آجائیگی۔اس رسالہ''مسواک کے فضائل ومسائل'' کا مقدمہ ملاحظہ ہو۔

مسواک عربی لفظ اور اسم آلہ کا صیغہ ہے۔ از ساك یسوك سو کا همٔول قال یقول قولا ۔مزید مجرد کا ایک ہی معنی ہے۔اہلِ عرب کہتے ہیں سوك اشئی تسویکا یعنی سوک وتسویک ہر دونوں کا معنی رگڑنا کہا جاتا ہے، سوك الانسان نالعود یعنی اس نے دانتوں کولکڑی سے رگڑا۔اس کا معنی کمزوری سے لڑکھڑاتے ہوئے چلنا اور آہستہ چلنا بھی آتا ہے۔کہا جاتا ساک سواکاً وتساوک یوں ہی تفعل وافتعال کے باب پر ہوتب بھی یہی معنی ہوتا ہے مثلاً تسوک تسوکا اور استاک استیاکا بمعنی مسواک کرنا۔عربی میں مسواک کوسواک بکسرالسین بھی کہتے ہیں اس کی جمع سوک آتی ہے لیکن المسواک کی جمع المساویک آتی ہے اس کے فضائل ومسائل آتے ہیں اِنْشَاءَ اللّٰہ تَعَالیٰ۔

ہر دانت قیمتی موتی ہے: فقیر اُویسی غفرلہ نے اپنی تصنیف ''التریاك فی المسواك' میں مسواک کے یک صد(۱۰۰) فوائد ذکر کئے ہیں اُن میں ایک حفاظت دندان بھی ہے۔

انسان اگر جوہر شناس ہوتو اسے یقین ہو کہ اس کا ایک ایک دانت بیش بہا قیمتی جوہر ہے۔لیکن افسوس کہ یہ قیمتی جوہر صفائی نہ کرنے کی غفلت سے ایک ایک ہو کر انسان کا بیش بہا خزانہ ضائع ہوجاتا ہے۔ پھر زندگی بھر دانتوں کے بغیر ہزاروں مشکلات میں گرفتار رہنا پڑھتا ہے۔

تمام اطباء اور ڈاکٹر متفق ہیں کہ دانتوں کی صفائی ضروری ہے اور صفائی کا بہتر طریقہ مسواک ہے لیکن سخت افسوس ہے حضرتِ انسان کا یہ دانتوں کی صفائی نہیں کرتا پھر چڑھتی جوانی میں ہی ان انمول موتیوں سے محروم ہوجاتا ہے بلکہ

دانتوں کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے انہیں جب درد اٹھتا ہے تو اُن کے نکلوانے پر ہزاروں روپے خرچ کئے جاتے ہیں۔ بہت سے احباب کو ہم نے دیکھا ہے کہ دانت نکلوا کر مست جوانی میں سوسالہ بڈھے معلوم ہوتے ہیں۔

نیم حکیم خطرۂ جان: آج کل ڈاکٹروں (نیم خواندہ بلکہ کمپاؤنڈر قسم کے معالجین) کی بہتات ہے جوں ہی کسی سے دانت کا درد سنا تو بہت سخت اور لا علاج بیماریوں کا خطرہ بتلا کر دانت نکال دیئے یہاں طب کے ایک رسالہ سے ایک مکالمہ لکھنا خالی از دلچسپی نہیں۔

ڈاکٹر: یہ جو تمہیں پیٹ کی بیماری ہے اور یہ تمہارے دماغ میں نزلہ جم گیا ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ تم دانت نکلوا ڈالو تمہارے دانتوں میں پائیریا ہے۔

بیمار: کتنے دانت نکلوائیں۔

ڈاکٹر: پوری بتیسی (۳۲)

بیمار: اگر دانت نہ نکلوائے تو کیا ہوگا؟

ڈاکٹر: دانت کے ساتھ آنت ہے۔ دونوں میں سے کوئی ایک تو نکلوانا ہی ہوگی۔

بیمار: بلا تامل بیمار نے ایک ایک کر کے دانت نکلوانا شروع کئے۔ یہ دندان ساز بھی کیا خوب ساز ہوتا ہے۔ دانت نکالتا ہے تو دانت کے ساتھ آنت بھی حرکت میں آجاتی ہے۔

ڈاکٹر دندانِ شکن: دندان ساز کا پہلا روپ دندان شکن ہوتا ہے اور جب وہ یہ کام ختم کر لیتا ہے تو دندان ساز بن جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ نقلی دانت اصلی دانتوں سے اچھے ہوتے ہیں۔ اصلی دانتوں سے صحت خراب ہو جاتی ہے اور نقلی دانت لگاتے ہی انسان پہلوان ہو جاتا ہے اور پھر پائیریا اصلی دانتوں میں ہوتا ہے۔ نقلی دانت لگواتے ہی پائیریا ختم ہو جاتا ہے۔ پائیریئے کا کوئی علاج نہیں بس اس کا یہی علاج ہے کہ مزے سے بیٹھے بیٹھے اپنے دانت نکلوا دو۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ پائیریا دانتوں میں ہوتا ہے اگر خدانخواستہ آنکھ میں ہو جاتا تو کوئی کیا کر لیتا۔

بیمار: غرض یہ کہ بیمار نے اپنے بتیس (۳۲) دانت ایک ایک کر کے نکلوا ڈالے اور دانت نکالنے پر پانچ روپے دیئے یعنی ۱۷۰ روپے دندان شکن ڈاکٹر کے نذر کئے اس کے بیمار نے چھ ماہ بغیر دانتوں کے کاروبار چلایا اور حال وہی جو دانتوں سے الفاظ متعلق تھے ان کا صحیح تلفظ نہ ہونے پر بیمار کو تکلیف اور پریشانی کے علاوہ سامعین کو کچھ پلے نہ پڑتا اور دانتوں کے

بغیر رسوائی سوکم از کم صاحب پھدے کے نام سے مشہور ہو گئے۔

دندان ساز ڈاکٹر: وہی جو دندان شکن تھے وہ دندان ساز ڈاکٹر بھی ہیں بیمار کو اُس نے مشورہ دیا کہ مصنوعی دانت بنوالو اور یہ کام بھی یہی خادم سرانجام دیگا۔

بیمار: مرتا کیا نہ کرتا کہا سرِتسلیم خم جو مزاج سرکار میں آئے کل صبح کی حاضری کا دم بھرا اور حاضر ہو گیا۔

ڈاکٹر: پہلے بیمار کے منہ کا سروے کیا مسوڑھوں اور جبڑے کا ناپ لیا۔ پہلا سروے بہت گرم تھا موم پگھلا کر مسوڑھوں میں رکھا اتنی ہی تکلیف ہوئی جتنی پوری بتیسی بیک وقت نکلواتے وقت ہو سکتی ہے۔ گرم سروے کے بعد ٹھنڈا ناپ ہوا جس کی وجہ سے بیمار چار دن تک فلو (بخار) میں مبتلا رہے اور بیمار کے منہ کو نمونیہ کا عارضہ ہو گیا۔ اب سرد و گرم چشیدہ کا مطلب بیمار نے سمجھا ورنہ اس سے پہلے بے خبر تھا۔

بیمار: مصنوعی بتیسی (۳۲) لگائی گئی تو بیمار نے گھر والوں کو دانت دکھائے تو سب نے بڑی حیرت سے دانت دیکھے۔

اہل خانہ: یہ کیا ہے؟

بیمار: یہ دانت ہیں۔

بچہ: ایک بچے نے کہا........ آپ مذاق کر رہے ہیں یہ تو کچھ اور ہے۔

دوسرا بچہ: دوسرا بچہ بولا....... دانت نکال کر بولئے آپ کی بات سمجھ میں نہیں آتی۔

نئے دانتوں والا: جب شام کو ہم دوستوں کی محفل میں ان نئے دانتوں والے منہ سے گوہر افشاں ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ ہمارے سب دوست آنکھیں بند کر کے اور ہاتھ باندھ کر بیٹھ گئے۔ دانت نکال کر پوچھا...... آپ لوگ یہ کیا کر رہے ہیں۔ کہا....... آپ عربی میں کچھ قرأت فرما رہے تھے کیونکہ نئے دانتوں والے کا کچھ لہجہ اسی طرح کا ہوتا ہے۔

اب ان نئے دوستوں سے یہ ہوا کہ جب ہمیں ٹھیک ٹھیک بات کرنی ہوتی ہے تو ہم یہ دانت نکال کر بات کرتے ہیں اور جب ہمیں کسی کو ٹالنا ہوتا ہے یا جس سے بات کرنے کو جی چاہتا تو بتیسی لگا لیتے ہیں۔

دانتوں کا بُرا حال: پچھلے دنوں ہم نے اس نئی بتیسی سے مولی کی ایک قاش کھانی چاہی تو ہم نے سب سے پہلے اس قاش کو داڑھوں میں دبایا اور جب داڑھوں کا اس پر زور ڈالا تو بتیسی منہ سے نکل گئی اور اب یہ ہوتا ہے کہ جب ہم کو کھانا ہوتا ہے تو بتیسی نکال کر کھاتے ہیں۔

دانت پھر بھی نکالنے ہوتے ہیں: اسی طرح جب ہمیں بولنا ہوتا ہے تو بتیسی نکال کر بولتے ہیں اگر کسی بھائی کو اس قسم کی نایاب و عجیب و غریب بتیسی کی ضرورت ہو تو وہ ہم سے حاصل کر سکتا ہے۔ ہم اپنے بھائیوں

کے فائدے کے لئے اپنی یہ نئی نویلی اور انوکھی بتیسی دینے کو تیار ہیں اور اگر آپ کلے جبڑے کے آدمی بننا چاہتے ہیں تو ہماری یہ بتیسی ضرور استعمال کیجئے...... آزمائش شرط ہے۔

اس بتیسی کو لگانے کی وجہ سے ہمارے منہ میں اب جبڑے کی کوئی حد نہیں رہی ہے۔ (بشکریہ روزنامہ حریت کراچی)

اس مکالمہ سے فقیر اُویسی کا مطلب یہ ہے کہ دانتوں کی قدر کیجئے اور اس کے لئے بہترین حفاظت مسواک ہے جس کے چند فضائل احادیث نبویہ سے عرض کر دیئے جاتے ہیں۔

فضائل مسواک: مسواک شریف کے بیشمار فضائل ہیں۔ فقیر چند احادیث مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

فضائل از احادیث مبارکہ: (۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسواک منہ کی پاکی کا سبب اور پروردگار کی خوشنودی کا باعث ہے۔

(۲) حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چار باتیں رسولوں کے طریقے میں ہیں۔ حیا کرنا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا، ناک صاف کرنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسواک کرتے اور پھر مجھ کو دے دیتے تا کہ میں اسے دھو ڈالوں۔

(۳) ایک اور حدیث کے مطابق فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جبریل میرے پاس آئے اور مجھ کو مسواک کرنے کا حکم دیا پہلے میں ڈرا کہ مسواک کی زیادتی منہ کو نہ چھیل ڈالے۔

(۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم سے مسواک کے متعلق بہت کچھ بیان کیا ہے۔

فائدہ: یعنی مسواک کی سخت اور بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے لیکن افسوس ہے اس اُمتی کا جس نے اپنے نبی کریم ﷺ کی ایک نہ مانی کہ مسواک کا عادی نہ بنا۔

(۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ نماز جس کے لئے مسواک کی گئی ہے اُس نماز پر جس کے لئے مسواک نہیں گئی ہے ستر درجے فضیلت رکھتی ہے۔

فائدہ: دنیا میں تاجروں کی عادت ہے کہ جہاں تجارت کا نفع زیادہ دیکھتے ہیں وہاں پہونچ جاتے ہیں خواہ اس میں کتنی ہی مشقت اُٹھانی پڑے پھر مال کمانے کے بعد اسے یقین بھی نہیں کہ اس کمائی سے نفع بھی اٹھائیگا یا کمائی کے بعد مر جائیگا

لیکن آخرت کا کسی کو خیال تک نہیں جہاں ایک ایک نیکی کی سخت ضرورت ہوگی پھر جو نیکی قبول ہوئی اس کا قبر و حشر میں دائمی نفع ہی نفع ہے۔

(۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر میں اپنی امت پر اس بات کو مشکل نہ جانتا تو اس کو یہ حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز دیر سے پڑھے اور ہر نماز کے لئے مسواک کرے۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ امور شرعیہ میں منجانب اللہ مختار ہیں یونہی امور تکوینیہ میں اس کی مختصر تشریح آئیگی۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

(۷) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دس باتیں فطرت میں ہیں یعنی دس دین کی باتیں ہیں۔

لبوں کے بال کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی دینا، انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، بغلوں کے بال کاٹنا، زیر ناف بالوں کا صاف کرنا، استنجاء میں پانی خرچ کرنا۔ روایت پیش کرنے والے راوی بھول گئے۔

فائدہ: دسویں بات ہوسکتا ہے کلی کرنا ہو۔ ایک روایت میں داڑھی بڑھانے کے بجائے ختنہ کرانے کے الفاظ درج ہیں۔ ختنہ کے متعلق فقیر کا رسالہ پڑھئے ''ختنہ کی تحقیق اور احکام'' مطبوعہ ہے۔

(۸) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق (دشوار) نہ ہوتا تو میں اُن کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم فرماتا۔

(۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میری اُمت پر شاق (دشوار) نہ ہوتا تو میں اُن کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم فرماتا۔

(۱۰) حضرت زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اگر میری امت پر شاق (دشوار) نہ ہوتا تو میں اُن کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم فرماتا جیسا کہ وضو ہر نماز کے لئے کرتے ہیں۔

فائدہ: اس میں مسواک کی اہمیت کا اندازہ لگائیے کہ امت کی غمخواری پیش نظر تھی ورنہ اس کا حکم ہر نماز کے لئے فرض تھا جیسا کہ بعض روایات میں لفظ فرض بھی آیا ہے۔ (بہار شریعت)

نکتہ: حدیث شریف کی تصریح سے ثابت ہوا کہ امور کا فرض قرار دینا اور اس کی نفی نبی پاک ﷺ کے قبضہ اختیار میں ہے۔ یہی اہل حق کا مذہب ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ امور شریعہ ہوا امور تکوینیہ میں منجانب اللہ ماذون و مختار کُل ہیں اس کی تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف "اختیار الکل لمختار الکل"

انتباہ: حضورا کرم ﷺ کی شفقت بر اُمت بھی نہ بھولئے کہ ہر امر میں امت کی سہولت وآسانی مدنظر ہے کہ امور کی فرضیت تو ٹالنا گوارا ہے لیکن امت کو مشقت میں ڈالنا ناگوار ہے۔ادھرنا اہل امتی کا یہ حال ہے کہ ادائیگی نماز کا تو عادی ہی نہیں بنتا تو پھر وضو کیسے کریگا اور مسواک کا استعمال تو دور کی بات ہے اور اپنے جیسے بلکہ بہتر لوگوں کو دیکھتا بھی ہے کہ یہ حضرات دانتوں کی معذوری کی وجہ سے لوگوں کی نظروں میں گرے ہوئے ہیں اگر وہ مسواک استعمال کرتا تو اسے یہ وقت نہ دیکھنا پڑتا۔

(۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو دو دو رکعت نماز پڑھ کر مسواک کرتے تھے۔

(۱۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد (کی نماز کے لئے) کھڑے ہوتے تو اپنا منہ مبارک مسواک سے صاف فرماتے۔

(۱۳) اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ کے لئے وضو کے پانی اور مسواک کو رکھا جاتا تو جب رات کو اُٹھتے قضائے حاجت فرماتے پھر مسواک فرماتے۔

(۱۴) آپ ہی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ رات اور دن کے سونے سے جب بیدار ہوتے تو وضو سے پہلے مسواک کرتے۔

(۱۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے ایک رات سرکار ﷺ کی بارگاہ میں گزاری جب آپ نیند سے بیدار ہوئے طہارت کے لئے تشریف لائے۔آپ ﷺ نے مسواک لے کر فرمائی پھر یہ آیات پڑھیں اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ۔ (الایات) (پارہ۴،سورۂ آل عمران آخری رکوع) قریب تھا کہ سورت ختم کرتے یا ختم کردی پھر وضو فرمایا۔پس مصلی پر تشریف لائے دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنے بستر کی طرف تشریف لے گئے۔پس آپ جتنا اللہ نے چاہا سوئے پھر بیدار ہوئے اور اسی کی مثل کیا۔پھر اپنے بستر پر تشریف لا کر سوئے پھر بیدار ہوئے اور اس کی مثل کیا۔ہر بار مسواک کی اور دو رکعت نماز پڑھی اور پھر وتر پڑھے۔ (رواہ البخاری)

فائدہ: حضورا کرم ﷺ کوئی عمل نہ کرتے تب بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں آپ سے کوئی باز پرس نہ ہوتی کیونکہ آپ ﷺ محبوبِ خدا ہیں (ﷺ) باوجود ان میں آپ مستحبات تک ترک نہ فرماتے اور ہر نیکی کا سخت سے سخت تر اہتمام فرماتے تو صرف اُمت کی ترغیب کے لئے کہ یوں عمل کرو گے تو تم بھی میری طرح اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں فرمایا ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ (سورۂ احزاب)

انتباہ: آپ کے اس طرزِ عمل سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ آپ ﷺ ہمارے جیسے مجبور بشر ہیں حالانکہ آپ

مجبور بشر نہیں محبوب بشر ہیں (ﷺ) تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی تصنیف "البشریة لتعلیم الامة"

(۱۶) حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے نماز کے لئے نہ نکلتے تھے یہاں تک کہ مسواک نہ کر لیتے یعنی دولت کدہ سے وضو کر کے باہر تشریف لاتے۔

فائدہ: اس طرح گھر سے وضو کر کے نماز کے لئے مسجد میں آنے سے عمرہ کا ثواب ہے۔ تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ ''غریبوں کا حج'' پڑھئے۔

(۱۷) حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ نبی کریم ﷺ گھر میں تشریف لا کر پہلے کیا کام کرتے تھے فرمایا مسواک۔ (رواہ مسلم)

فائدہ: گھر میں تشریف لا کر سب سے پہلے آپ مسواک کرتے تھے۔ آپ کا یہ عمل مبارک طبع شریفہ کی اعلیٰ ستھرائی ونزہت اور اہل خانہ کے ساتھ حسن معاشرت کی بناء پر تھا اور یہ عمل درحقیقت امت کو اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن معاشرت کی تعلیم ہے کہ اپنے گھر کے ماحول میں بھی نہایت پاکیزگی وطہارت میں رہیں اور بیوی بچوں کے ساتھ میل ملاپ کے وقت بھی نظافت وصفائی کو ملحوظِ خاطر رکھیں۔

(۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں خواب میں اپنے آپ کو مسواک کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ اس دوران دو آدمی میرے پاس آئے ایک بڑا دوسرا چھوٹا میں نے وہ مسواک چھوٹے کو دے دی۔ مجھے کہا گیا بڑے کو دو میں نے بڑے کو دے دی۔

فائدہ: اس روایت میں مسواک کی اہمیت کا اظہار ہے اور ساتھ ہی درس دیا گیا ہے کہ بڑوں کی تعظیم وتکریم ضروری ہے۔ اس میں چھوٹوں پر شفقت کا سبق ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے چھوٹے پر کرم کیا تو یہ مبنی بر شفقت تھا بڑے کو دینے میں۔

انتباہ: وحی لاعلمی کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اظہارِ تکریم کے لئے تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرائیل یہاں تک مجھ کو مسواک کی وصیت کرتے رہے کہ مجھ کو اپنی داڑھوں کا خوف ہوا۔ (رواہ الطبرانی)

(۱۹) اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے مسواک کو اس قدر لازم کیا ہے کہ مجھ کو اپنے منہ میں سے دانتوں کے گر جانے کا خوف ہے۔ (رواہ الطبرانی)

(۲۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرائیل جب بھی میری بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے مجھے مسواک کا کہا بے شک مجھے خوف ہوا کہ میں اپنے گلے کے اگلے حصے کو زخمی ہی کر دوں گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

(۲۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ کو مسواک کا اس قدر حکم کیا گیا کہ مجھ کو خوف ہوا کہ کہیں میرے دانت نہ گر جائیں۔(الترغیب)

فائدہ: اس میں اعتدال کا درس دیا گیا ہے کہ کوئی کام کتنا ہی اہم کیوں نہ ہو اس میں اعتدال ضروری ہے مثلاً یہی مسواک کتنا ہی اہم ہے لیکن اعتدال سے متجاوز ہوگا تو مضر ہوگا۔

(۲۲) ابوداؤد شریف میں ہے کہ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا أُسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهُ إِلَى مَوْضِعِهِ

(سنن أبی داود، كتاب الطهارة، باب السواك، الجزء ١، الصفحة ٤٢، الحديث ٢٣)

(سنن الترمذی، كتاب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء فی السواك، رقم الجزء ١، الصفحة ٤٢، الحديث ٢٣)

یعنی ابوسلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت زید کو دیکھا کہ مسجد میں بیٹھے رہتے اور مسواک بھی ان کے کان پر یوں رکھی ہوتی جیسے کاتب اپنے کان پر قلم رکھتا ہے اور جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو مسواک کر لیتے پھر اسے اپنی جگہ پر رکھ لیتے۔

فائدہ: (۱) مسواک کو کان پر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پاک پر عمل کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہتے تھے۔ صحابہ کرام بعض امور اپنے اجتہاد سے عمل میں لاتے جیسے انہی حضرت زید کا یہ عمل اپنا اجتہادی تھا ان کے سوا یہ عمل کسی صحابی سے منقول ہے اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت ہے۔ یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہاد جیسا ہے وہ بھی وضو میں بغل تک ہاتھ دھوتے تھے۔

(۲۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں جو مجھ پر تو فرض ہیں لیکن امتی کے لئے سنت ہیں۔(۱) وتر (۲) مسواک (۳) قیام اللیل۔(رواه الطبرانی والبیهقی)

فائدہ: اس حدیث شریف میں بھی امت سے شفقت کا اظہار ہے کہ وہ امور جو آپ نے اپنے لئے فرض فرمائے اور اُمت کے لئے فرض نہ ہونے دیئے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

(پارہ ۲۱، سورۃ الاحزاب، آیت ۲۱)

ترجمہ: بیشک تمہیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی بہتر ہے۔

(۲۴) اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے تو

دھونے کے لئے مجھے عطا فرماتے۔ دھونے سے پہلے خود اپنے منہ میں اس سے مسواک کرتی پھر اسے دھو کر حضور ﷺ کو دیتی۔(رواہ ابوداؤد)

فائدہ: حضور اکرم ﷺ کے دہن مبارک سے برکت حاصل کرنے کے لئے اور انتہائی محبت کی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سرورِ عالم ﷺ کی مسواک استعمال فرماتیں اور آپ علیہ السلام کا مقصد بھی یہی ہوتا تھا صرف دھونا مقصود نہ ہوتا تھا۔ جب آپ بیمار تھے اس وقت بھی آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی مسواک دی تا کہ سیدہ اسے اپنے دانتوں میں چبا کر اور نرم کر کے حضور اکرم ﷺ کو دیں۔ اس میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت ہے کہ حضور اکرم ﷺ زندگی بھر ان کو محبت میں دوسری ازواج مطہرات سے ترجیح دیتے رہے اور بوقت وصال بھی اسی کا اظہار فرمایا تا کہ امت ان سے عقیدت میں کمی نہ کرے کیونکہ آپ کو علم تھا کہ ایک قوم ہوگی وہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوئے عقیدت رکھے گی آپ نے انتباہ فرمادیا لیکن ان کی بدقسمتی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے انتباہ کے برعکس بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو برا بھلا کہتے ہیں۔

(۲۵) حضرت ابو بردہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی وہ کہتے ہیں میں نے دیکھا حضور اکرم ﷺ مسواک فرمارہے تھے جو آپ کے ہاتھ میں تھی۔ آپ اُع اُع کی آواز نکال رہے تھے اور مسواک آپ کے منہ میں تھی گویا قے کررہے تھے۔(بخاری جلد ۱،صفحہ ۸۳)

(۲۶) انہی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سواریاں مانگنے کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپ زبان مبارک پر مسواک پھیر رہے تھے۔(ابوداؤد،جلد ۱،صفحہ ٤)

(۲۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور مسواک فرمارہے تھے اور مسواک کا کنارہ آپ کی زبان پر تھا اور آپ اپنا گلہ مبارک صاف فرمارہے تھے لہٰذا ''عاعا'' کی آواز آرہی تھی۔(نسائی شریف)

فائدہ: حضور اکرم ﷺ مسواک میں خوب مبالغہ فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے منہ مبارک سے اُع اُع کی آواز نکلتی تھی گویا کہ قے کرتے ہیں اور ایک روایت میں اعا اعا آیا ہے۔ بعض روایات میں آہ آہ بھی آیا ہے اور بعض میں اُخ اُخ آیا ہے۔(مدارج النبوۃ)

انتباہ: اس طرزِ ادا کی تفصیل آئیگی۔ اِنْشَاءَ اللّٰہ تَعَالیٰ

(۲۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسواک کے ساتھ میں دو رکعتیں پڑھوں تو یہ مجھ کو زیادہ پسند ہیں اس سے کہ بغیر مسواک کے ستر رکعتیں پڑھوں۔

(رواہ ابونعیم ، الترغیب، جلد ۱ ،صفحہ ۱۲٤)

(۲۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک کے ساتھ دو رکعتیں بغیر مسواک کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔

(۳۰) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ مسواک کرتا ہے پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر اس کی قرأت سنتا ہے پھر اس کے نزدیک ہوتا ہے (یا حضور نے اس کے مثل کوئی کلمہ بیان فرمایا) یہاں تک کہ اس بندہ کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا ہے۔ پھر اس کے منہ سے جو کچھ قرآن کریم میں سے نکلتا ہے وہ اس فرشتہ کے پیٹ میں چلا جاتا ہے۔ پس تم اپنے منہ قرآن کے لئے پاک کرو۔

(رواہ البزاز، الترغیب،جلد ۱ ،صفحہ ۱۲٤)

(۳۱) ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وضو ایمان کا حصہ ہے اور مسواک وضو کا حصہ۔

(رواہ ابوبکر بن ابی شیبہ)

دوسری روایت میں ہے مسواک نصف وضو ہے اور وضو نصف ایمان۔

فائدہ : ایمان بغیر وضو کامل نہیں ہوتا اور وضو بغیر مسواک۔ اس سے مسواک کا داخل وضو ہونا ثابت نہیں ہوتا جس طرح وضو داخل ایمان نہیں ہاں وجہ تکمیل ہونا مفہوم ہوتا ہے (یعنی ثواب کی تکمیل ہو جاتی ہے)

(۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کرو (کہ یہ) سنت ہے۔

(۳۳) حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے لئے وضو کا حکم فرمایا وضو ہو یا نہ ہو۔ جب اس پر آپ نے امت کے لئے مشقت محسوس فرمائی تو ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم فرمایا۔

(ابوداؤد)

فائدہ : امت پر شفقت تو مشہور ہے لیکن مسئلہ قابل توجہ ہے کہ مشقت کو آسانی سے خود بدلتے جا رہے ہیں نہ وحی کا انتظار نہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ مشقت آسان کر دو۔ اس سے پھر کیوں تسلیم نہ کرلیں کہ آپ منجانب اللہ مختار الکل للکل ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مثلاً اس حدیث شریف پر غور کیجئے کہ پہلے ہر نماز کے لئے جدید وضو فرمایا اس میں امت کی مشقت محسوس فرمائی تو

ہرنماز کے لئے مسواک کاحکم فرمایااس کے یہ حکم بھی موقوف فرمایا کہ صرف بے وضوکو وضو ہے نہ ہرنماز کے لئے نیا وضواور نہ مسواک۔

(۳۴) حضرت عبید ابن سباق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جمعہ میں ارشاد فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ یہ وہ دن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے عید بنایا لہٰذا بناؤ اور جس کے پاس خوشبو ہو اس کے لگانے میں حرج نہیں اور تم پر مسواک لازم ہے۔

فوائد مسواک: ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کو جملہ اُمور دینیہ و دنیویہ کا علم ہے۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے فرمایا ہے: وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ (پارہ۴،سورۃ آلِ عمران،آیت۱۶۴) ﴿**ترجمہ**: اور وہ (ﷺ) انہیں (امت) کو کتاب وحکمت سکھاتے ہیں۔﴾ علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ الکتاب سے دینی اور دنیاوی امور مراد ہیں یہی وجہ ہے کہ جن تحقیقات پر دانشوروں نے زندگی کے قیمتی لمحات صرف کر کے فوائد مرتب کئے وہ ہمارے نبی پاک ﷺ نے چٹکیوں سے حل فرمائے۔یہاں تفصیل کا وقت نہیں فقیر کی کتاب "الصحة فی اتباع" کا مطالعہ کریں یہاں بھی غور فرمائیں تو حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔احادیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ منہ کی صفائی اور دانتوں کی حفاظت پر بہت زور دیتے تھے۔یہ کہنا بجا ہوگا کہ حضرت محمد ﷺ دنیا میں سب سے پہلے ڈینٹل ہیلتھ ایجوکیٹر بھی تھے اور دانتوں کی صفائی کی اہمیت سب سے پہلے آپ نے ہی بیان فرمائی۔

مسواک اسلامی: اسلام میں یہ ایک بہترین تریاق ہے جسے آج بڑے علماء مشائخ سے لے کر چھوٹے مولویوں تک نے ترک کر رکھا ہے۔عوام غریبوں کا کیا قصور ہے حالانکہ اس سے بے شمار اجر وثواب کے علاوہ سینکڑوں بیماریوں کا قلع قمع ہوتا ہے اور بیماریاں بھی معمولی نہیں بلکہ وہ جس پر آج کے مادی دور میں کروڑوں روپے پانی کی طرح بہائے جارہے ہیں لیکن افسوس کہ اسلام سے بے اعتنائی کا یہ عالم کہ مفت کی لکڑی کو سنت حبیب خدا ﷺ کے مطابق دانتوں پر پھیرنے سے سستی اور غفلت بلکہ بدقسمتوں کو اس سے نفرت اور اس کے عاملین کو ملامت اور انہیں حقارت کی نظر سے دیکھا جارہا ہے۔صد افسوس بلکہ ہزار حیف اس عالم دین اور شیخ طریقت کا ہے جس نے اس انگریزوں کے ساتھ خود کو جدت پسند اور نئی تہذیب کا دلدادہ ثابت کر دیا ہے۔یہ نہیں سمجھتا کہ کل قیامت میں اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ [1] یعنی ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔

[1] (صحیح البخاری، کتاب الأدب،باب علامة حب الله عز وجل،الجزء١٩،الصفحة١٤٥، الحديث٥٧٠٢)

(صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة و الآداب،باب المرء مع من أحب،الجزء١٣،الصفحة٩٥، الحديث٤٧٧٩)

مسواک والے حبیب کبریا اور محبوبان خدا کے ساتھ اور ٹوتھ پیسٹ والے..........؟

نــوٹ: منجن، ٹوتھ پیسٹ اور برش کے استعمال سے مسواک کی سنت ادا نہیں ہوگی۔ مسواک درخت کی ایسی شاخ کو کہتے ہیں جس سے دانتوں کی صفائی کی جائے اس لحاظ سے منجن اور برش اس کے حکم میں نہ ہوئے وہ نہ تو کسی درخت کی شاخ ہیں اور نہ ان میں مسواک کی طرح ریشے ہیں اور نہ اس میں مسواک کی طرح قدرتی کڑوا پن جو کہ پت اور بلغم کو صاف کر کے طبیعت کو پرسکون بنائے۔ اس لئے یہ مسنون مسواک کے حکم میں نہیں ہو سکتے۔

برش کی ساخت کے متعلق بعض لوگوں کا اندیشہ ہے کہ یہ خنزیر کے بالوں کا بنا ہوا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ خنزیر کے بالوں کا برش نجس ہے اور اس کا استعمال حرام اس سے دانت مانجھنا ایسا ہے جیسے پاخانے سے اور وہ بھی (انگریز) بلادِ یورپ سے آتے اور علانیہ بکتے ہیں۔ معلوم ہونے کی صورت میں تو صریح حرام ہی ہے اور شبہ کی حالت میں بھی بچنا ہے اور اصل تو یہ ہے کہ مسواک کی سنت چھوڑ کر نصرانیوں کا برش اختیار کرنا ہی سخت جہالت وحماقت اور مرضِ قلب کی دلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰، صفحہ ۱۰۶)

اس سے معلوم ہوا کہ برش اختیار کرنا مسواک کی سنت کو چھوڑنا ہے۔ ہاں اگر مسواک نہ ملے اور برش کے متعلق شک بھی نہ ہو تو اس سے سنت مسواک اس طرح ادا ہو جائیگی جیسے مسواک کی عدم موجودگی میں انگلی یا سنگین کپڑا دانتوں پر پھیرنے سے ہوتا ہے عورت کے لئے مسی مطلقاً مسواک کے لئے کافی ہے۔

فــائـده: مسواک موجود ہو تو انگلی سے دانت مانجھنا ادائے سنت وحصول ثواب کے لئے کافی نہیں ہاں مسواک نہ ہو تو انگلی یا کھر کھرا کپڑا اسے سنت ادا ہو جائے گی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسواک (نہ ہونے کی صورت) میں اس کی جگہ انگلیاں جائز ہیں۔ (رواہ البیہقی)

حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انگلیاں مسواک کی جگہ جائز ہیں جب مسواک نہ ہو۔ (رواہ ابو نعیم)

حلیہ میں ہے مسواک کی موجودگی میں انگلیاں اس کے قائمقام نہیں اور اگر موجود نہ ہو تو یہ اس کے قائمقام ہیں۔ منیہ میں ہے کہ وضو کرنے والا مسواک ہو تو کرے ورنہ دانتوں پر انگلی پھیرے۔ در میں ہے مسواک نہ ہو تو انگلی دانت نہ ہو تو کپڑا مسوڑھوں پر پھیرے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱، صفحہ ۱۶۲)

فوائد کی قسمیں: فائدہ اخروی ہو یا دنیوی مسواک ہر دونوں فوائد کا جامع ہے اگر چہ مسواک کرنا سنت ہے لیکن حضور ﷺ کی احادیث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کو امت کی فکر تھی اور امت پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے

تھے ورنہ مسواک کرنا فرض میں شامل ہوتا یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ منہ کی صفائی دانتوں کی حفاظت یا بیماری سے بچاؤ انسان کا اہم فریضہ ہے اگر معاشرے میں ہر فرد یہ خیال رکھے تو کئی بیماریوں سے انسان محفوظ رہ سکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری سنت سے اس وقت محبت کی جب کہ لوگ سنت کو چھوڑ چکے ہوں یہ لوگ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔ اگر ہم منہ کی صفائی کے ڈاکٹری نقطہ نظر کو مدنظر نہ بھی رکھیں اور سنت نبوی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کریں تو ہمیں روحانی تسکین ہوتی اور اس بات سے حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں مقام ہوگا۔ ہم جس قدر بھی عملی رنگ اختیار کریں اتنا ہی تھوڑا ہوگا۔

دنیوی فوائد : مسواک کا سب سے بڑا اہم فائدہ دانتوں کی صفائی ہے اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو صاف کرنے کے طریقے بھی وضع فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک کا رخ مسوڑھوں سے دانتوں کی طرف ہو یعنی اوپر والے جبڑے سے نیچے والے جبڑے کی طرف اور نیچے والے جبڑے سے اوپر والے جبڑے کی طرف۔ پہلے مسواک کے ریشوں کو نرم کریں اور جس طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے طریقہ بتایا اس پر عمل کیا جائے یہ بھی مقام فکر ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طریقے بتائے وہی آج سائنس کا ترقی یافتہ دور بھی بتا رہا ہے۔

دانتوں کے امراض کی وجہ : دانتوں کے امراض کی وجوہات تین قسم کی ہیں جو کہ تین دائرے ہیں۔ دانت کا دائرہ، خوراک کا دائرہ اور جراثیم کا دائرہ۔ اسلام نے جدید سائنس کے وضع کردہ ان تین دائروں کے بارے میں ایک دائرے یعنی مسواک سے دانتوں کی صفائی کا فلسفہ سینکڑوں سال پہلے پیش کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ سے کسی نے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے اور صبح اٹھنے کے بعد کیا کام کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مسواک کرتے تھے۔ اس بات میں کتنی حکمت اور جدیدیت ہے کہ جو بات آج سے سینکڑوں سال قبل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھی اس کی افادیت سے اس سائنسی دور میں بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق بغل کے بال اتارنا، زیر ناف بالوں کو کاٹنا، ختنہ کرنا خالص سائنسی نقطہ نظر سے بھی اس مہذب دور میں صحت اور صفائی کی علامات ہیں ان پوشیدہ جگہوں میں رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں۔ رطوبتوں سے بدبو پیدا ہوتی ہے لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو جگہوں سے بال کاٹنا لازمی عمل قرار دیا ہے۔ جدید ریسرچ کے مطابق ان ملکوں میں جہاں ختنہ نہیں ہوتے ان جگہوں پر سرطان ہوتا ہے۔ ختنہ نہ ہونے کی صورت میں تیزاب کے نمکیات کرسٹل کی صورت میں ہو کر مقامی جگہوں پر سوزش پیدا کرتے ہیں۔

حکایت : ایک غیر ملکی معالج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں یہاں علاج معالجہ کا کام کرنا چاہتا ہوں آپ نے اجازت دے دی۔ چھ ماہ تک کوئی مریض نہ آیا معالج جب ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تو چھ ماہ سے کوئی مریض ہی نہیں آیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمالیا اور فرمایا یہاں کے لوگ مسواک کرتے ہیں حکیم خاموش ہو گئے۔

فائدہ: اگر دانت صاف نہ ہوں تو جسم میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔حضور کی یہ خواہش تھی کہ اسلام کا ہر فرد صحت مند ہو اور صحت مند فرد ہی کسی قوم کی قوت ہوتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کوئی سرجری یا ادویات نہیں تھیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرے کی دیکھ بھال حفاظتی امور سے کی۔جس سے افراد کے دانت توانا اور چمکدار تھے یہ بات صرف مسواک کی مرہونِ منت تھی۔

حکایت: جنگ کا واقعہ ہے کہ دونوں فوجیں آمنے سامنے بیٹھی تھیں۔مسلمان سپاہیوں نے درختوں کی ٹہنیوں کو توڑ کر مسواک کرنا شروع کردی۔ جب دشمن کی افواج نے دیکھا کہ یہ درختوں کو بھی کھاجاتے ہیں تو انسانوں کا کیا حال کریں گے اور وہ خوف زدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

ویسے بھی منہ کی صفائی ایک ڈسپلن ہے اور ایک اچھا ہتھیار ہے جس سے انسان اپنی شخصیت نمایاں طور پر پیش کرسکتا ہے اور شخصیت کی تصویر اجلے رنگ میں میسر آتی ہے کیا یہ صحیح نہ ہوگا کہ ہم اپنے آپ کو ایک ڈسپلین میں ڈھالیں اور اپنے جسم میں سے دانتوں کی حفاظت اور ان کی صفائی کی طرف توجہ دیں تاکہ طبیعت بھی خوش رہے اور سنت نبی بھی ادا کرکے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خوش رکھیں۔

طبی حکمتیں: نماز کے علاوہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی تعلیم فرمائی ہے۔

باھر سے گھر میں آنا : حدیث شریف میں ہے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انسان باہر جاتا ہے ماحول کے جراثیم منہ میں داخل ہو سکتے ہیں کسی نہ کسی جگہ کوئی میٹھی چیز پیش کی جاتی ہے اس پر ماحول کے جراثیم اثر انداز ہو سکتے ہیں اور رطوبت پیدا ہونے یا بیکٹیرین پلاگ پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اس لئے باہر سے آتے ہی منہ کی صفائی کرتے۔

سونے سے اٹھ کر مسواک کرنا : حدیث شریف میں ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو یا دن کو آرام فرماتے تو اُٹھ کر وضو سے پہلے مسواک ضرور کرتے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ نیند سے منہ میں تیزابیت آجاتی ہے

اسے ختم نہ کیا جائے تو کئی بیماریوں کا موجب بن سکتی ہے اسی لئے نیند سے اٹھ کر وضو میں مسواک کرنا چاہیے۔

مسواک کیسی ہو: مسواک ایسی خشک اور سخت لکڑی کی نہ ہو جو دانتوں کو نقصان پہنچائے اور نہ ایسی تر اور نرم کہ میل کو صاف نہ کر سکے بلکہ متوسط درجے کی ہو نہ بہت نرم نہ بہت سخت زہریلے درخت کی بھی نہ ہو۔ پیلو یا زیتون یا کسی کڑوے درخت کی مثل نیب وغیرہ کی ہو تو بہتر ہے۔ لمبائی میں ایک بالشت ہونی چاہیے استعمال سے تراشتے تراشتے اگر کم ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ موٹائی میں انگوٹھے سے زیادہ نہ ہو سیدھی ہو گرہ دار نہ ہو۔ میوے اور خوشبودار پھول والے درخت کی نہ ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریحان کی لکڑی کی مسواک سے منع فرمایا ہے۔ (شامی، جلد ۱، صفحہ ۸۵)

پیلو کی مسواک : مستحب ہے کہ مسواک پیلو کے درخت کی ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اسی سے کرتے اور اسی سے کرنے کا حکم بھی فرماتے۔ (مدارج النبوۃ، جلد ۱، صفحہ ۵۸۸)

مسواک کی چند اور لکڑیاں

کیکر: دانتوں کی مضبوطی اور صفائی کی غرض سے کیکر کی شاخ کو بطورِ مسواک استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسے ہی اس کی چھال کو دانتوں اور مسوڑھوں کی مضبوطی اور استحکام کے لئے بطورِ سنون (منجن) استعمال کرتے ہیں۔

نیم: نیم کی تازہ لکڑی بطور مسواک استعمال کرتے ہیں۔ جس سے دانت صاف ہو جاتے ہیں اور کیڑا لگنے سے محفوظ رہتے ہیں اور دافع تعفن ہونے کی بناء پر منہ کی بدبو کو دور کرتی ہے۔ (حوالہ مذکورہ، صفحہ ۳۴۹)

سکھ چین: اس کی مسواک کرنے سے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور دانتوں کی درد زائل ہو جاتی ہے۔ خوشبودار ہونے کے باعث منہ کی بدبو کو دور کرتی ہے۔

پھلاھی یا پھلاہ : دانتوں، مسوڑھوں کی مضبوطی اور بدبوئے دہن کو دور کرنے کے لئے اس کی شاخ کو بطورِ مسواک استعمال کیا جاتا ہے۔

جڑتمہ: (حنظل) نہایت تلخ ہونے کی وجہ سے مسوڑھوں کی غدود سے پانی کا اخراج کرتی ہے۔ بدبوئے دہن کے لئے اس کی جڑ کو بطور مسواک استعمال کرتے ہیں۔

جڑاک : اس کی مسواک بھی تلخ ہوتی ہے نیز قوی دافع تعفن ہونے کی وجہ سے دانتوں کے کیڑے (گوشت خورہ پائی اور یا) اور بخر الفم وغیرہ کو دور کرنے کے لئے نہایت مفید خیال کی جاتی ہے۔

ضابطۂ طبیہ: کڑوی تلخ شاخ کی مسواک مسوڑھوں اور دانتوں کو جملہ امراض سے محفوظ کرتی ہے۔اس کے مقابلے میں برش مسوڑھوں کو زخمی کر کے متعدد امراض کا سبب بنتا ہے نیز سنونات (منجن) اور مضمضہ (کلی کرنا) بالعموم مسوڑھوں اور دانتوں کے امراض کے ازالہ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

بالفاظ دیگر مسواک مسوڑھوں اور دانتوں کو ہر کسی مرض میں مبتلا ہونے سے روکتی ہے اور سنون (منجن) مسوڑھوں اور دانتوں کے امراض کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔(پیام شفاء وغیرہ)

مسواک کے فوائد مجملاً: فقیر نے "التریاك فی المسو اك" تصنیف میں مسواک کے کتب طب و شریعت سے یک صد فوائد جمع کئے ہیں ان میں اجمالی طور پر چند یہ ہیں:

(۱) دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

(۲) معدہ قوی ہوتا ہے۔

(۳) آنکھوں کے لئے جلاء اور خوبصورتی کا باعث بنتی ہے۔

(۴) دماغی امراض کے لئے ذریعہ شفاء ہوتی ہے۔

(۵) آنتوں کو پیچیدہ امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔

(۶) مسواک کا عادی پل صراط پر تیزی سے گزرے گا۔

(۷) کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔

(۸) بلغم کو ختم کرتی ہے۔

(۹) بڑھاپا جلدی نہیں آتا۔

(۱۰) ملائکہ خوش ہوتے ہیں۔

(۱۱) فصاحت میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۱۲) قرآن کی راہ کو پاک کرتی ہے۔

(۱۳) شیطان مردود ناراض ہوتا ہے۔

(۱۴) نیکیوں میں برکت ہوتی ہے۔

(۱۵) منہ کی کڑواہٹ ختم کرتی ہے۔

(۱۶)روح آسانی سے نکلے گی۔

(۱۷) گویا کہ موت کے سوا ہر مرض کے لئے شفاء ہے۔ (شامی، جلد۱، صفحہ۸۱ و عالمگیری، جلد۱، صفحہ۸)

انتباہ : مسواک کے مقابلے میں افیون میں ستر برائیاں ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے خاتمہ برا ہونے کا اندیشہ ہے۔(بہارِ شریعت)

مسواک کے فوائد مفصلاً: مذکورہ بالا فوائد کے علاوہ چند ایک کو فقیر نے رسالہ ''ٹوتھ پیسٹ اور مسواک'' میں تفصیل سے عرض کیا تھا انہیں یہاں بھی لکھا جاتا ہے تا کہ اگر وہ رسالہ کسی کو میسر نہ ہو تو اس رسالے سے استفادہ کرے۔

(۱) لیٹ کر مسواک نہ کرے اس لئے کہ اس سے تلی بڑھ جاتی ہے۔

(۲) مٹھی میں بند کر کے نہ کرے اس لئے کہ اس سے پھنسی پھوڑے پیدا ہوتے ہیں۔

(۳) مسواک کو نہ چوسے اس لئے کہ اس سے اندھا پن پیدا ہوتا ہے۔

(۴) مسواک کو استعمال کے بعد نیچے نہ گرادے اس لئے اس سے جنون پیدا ہوتا ہے۔

(۵) شامی میں ہے کہ موت کے سوا باقی تمام بیماریوں کی شفاء مسواک میں ہے۔

(۶) مرتے وقت کلمہ شہادت یاد آجاتا ہے۔

(۷) صفراء کو دفع کرتا ہے۔

(۸) مسواک کی پہلی بار کے تھوک نگلنے سے جذام، برص نہیں ہوتا اگر ہوں تو دفع ہو جاتا ہے۔اس کے بعد نگلنے سے وسوسہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔(کذا قال الحکیم الترمذی)

(۹) خوشبودار پھل کی لکڑی کی مسواک جذام کی آگ کو جلا دیتی ہے جس سے بیماری بڑھ کر موجب ہلاکت بنتی ہے۔

(۱۰) زیتون کے درخت کی مسواک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اور اس سے بے شمار بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

(۱۱) مسواک کی مواظبت پر بڑھاپا دیر سے آتا ہے یعنی سیاہ بال دیر سے سفید ہوتے ہیں۔

فائدہ : آج کل ڈالڈا اور خشکی بالخصوص کھاد کے دور میں بالوں کا سفید ہونا معمولی سی بات ہے۔ پھر لوگ سیاہ خضاب لگا کر سینکڑوں روپے خرچ کرنے کے علاوہ گناہ سر پر اُٹھاتے ہیں۔ اگر مسواک کی عادت ہو تو اجر و ثواب کے علاوہ

خضاب کے اخراجات سے بچاؤ اور اصل مقصد بھی حاصل ہو۔

(۱۲) بینائی تیز ہوتی ہے۔

فائدہ : کون ہے جسے بینائی کی ضرورت نہ ہو۔ آج کل تو بڑھاپے سے پہلے ہی عینک آنکھوں پر سوار ہو جاتی ہے کیا اچھا ہوتا اگر ہم مسواک کی عادت بنائیں تو نہ بینائی کی کمی ہو نہ عینک کے اخراجات اور نہ اس کی حفاظت کے لئے سرگرداں ہو۔

(۱۳) پل صراط پر تیز رفتاری نصیب ہوگی۔

(۱۴) بغلوں اور منہ کی گندی بو سے نجات نصیب ہوگی۔

فائدہ : اطباء اور ڈاکٹروں کو معلوم ہے کہ یہ بجز وحضر بغلوں اور منہ کی بیماریاں کتنی گندی ہیں لیکن مسواک کی عادت والے سے یہ بیماری پناہ مانگتی ہیں۔

(۱۵) دانتوں کو چمکیلا بناتی ہے۔

فائدہ : دورِ حاضرہ میں دانتوں کی چمک حسن کا ایک اعلیٰ جز سمجھا جاتا ہے۔ مسواک پر مداوت کیجئے اور پھر حسن کا کرشمہ دیکھئے۔

(۱۶) مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔

فائدہ : یہ تو اطباء اور ڈاکٹروں سے پوچھئے کہ مسوڑھوں کی مضبوطی کیوں ضروری ہے اور اس کی کمزوری سے کتنی مہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں لیکن مسواک کا التزام مسوڑھوں کی نہ صرف حفاظت کرتا ہے بلکہ مضبوط سے مضبوط تر بنا دیتا ہے۔

(۱۷) طعام کو ہضم کرتا ہے۔

فائدہ : ہاضمہ کی خرابی سے جتنی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں وہ اطباء اور ڈاکٹر جانتے ہیں اور ان بیماریوں پر پانی کی طرح پیسہ بہایا جا رہا ہے۔ لیکن کُل کائنات کے مشفق نبی اکرم ﷺ نے معمولی سا نسخہ بتا کر تمام مشکلیں آسان فرما دیں لیکن ناقدر شناس امتی قدر نہ کرے تو اس کا اپنا قصور ہے۔

(۱۸) بلغم کو اکھاڑ پھینکتا ہے۔

فائدہ : کسے معلوم نہیں کہ بلغم کی شدت تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔ جب جڑ کٹ جائے تو پھر کون سا خطرہ ہے لیکن یہ بھی تو محسوس ہو کہ بلغمی آفات کتنی ہیں اور ان آفات وبلیات پر کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے لیکن حضور پاک ﷺ نے مسواک سے

تمام مشکلیں حل فرما دیں۔

(۱۹) نماز کے ثواب کا اضافہ ہوتو حدیث میں بیان ہوا کہ ستر گنا زائد ثواب نصیب ہوتا ہے۔

(۲۰) قرآن پاک کی تلاوت منہ سے ہوتی ہے لہٰذا اس کی صفائی ضروری ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت گویا احکم الحاکمین سے گفتگو ہورہی ہے۔ہم کسی معمولی آدمی کے ساتھ بدبو کی وجہ سے شرماتے ہیں تو پھر کائنات کے خالق عزوجل سے کیوں نہ شرمائیں۔

(۲۱) مسواک کی عادت سے فصاحت لسانی میں اضافہ ہوتا ہے۔

فائدہ: کون ہے وہ جو اپنے آپ کو عوام میں اپنی فصاحت کا لوہا منوانے کا خواہش مند نہ ہو۔کلام میں فصاحت کے بغیر الٹا رسوائی اور وہ بہت مشق اور محنت سے حاصل ہوتی ہے۔ہاں مسواک کے استعمال سے نہ محنت نہ مشقت۔مسواک کرنے سے معدہ کو تقویت ملتی ہے۔

فائدہ: دنیائے طب اور ڈاکٹر اس ضابطہ پر متفق ہے کہ معدہ ہی انسانی ڈھانچہ کی صحت ومرض کا مرکز ہے۔اگر معدہ مضبوط ہو تو انسان تندرست ورنہ بیمار۔آقائے کائنات ﷺ نے مسواک سے معدہ کی اصلاح فرما دی لیکن افسوس کہ ہم ہزاروں روپے خرچ کر سکتے ہیں ڈاکٹروں، حکیموں کی نازبرداریاں اور ان کے ظلم وستم کو سر پر رکھ سکتے ہیں لیکن مسواک کی دولت سے محروم رہیں گے۔

(۲۲) مسواک شیطان کو ناراض کرتی ہے۔

فائدہ: ظاہر ہے کہ ایسا دشمن ناراض ہی بھلا ورنہ اس کی یاری تو جہنم میں لے جائے گی۔

(۲۳) مسواک کرنے کے بعد جو نیکی کی جائے اس پر بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔

فائدہ: تاجروں کو معلوم ہے کہ جس تجارت میں نفع زیادہ ہو اسے جان کی بازی لگا کر حاصل کیا جاتا ہے۔

(۲۴) صفراوی بیماریوں کا غلبہ ملک میں عام ہے لیکن مسواک ایک ایسا کیمیائی نسخہ ہے کہ اس کے استعمال سے تمام صفراوی بیماریوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

(۲۵) سر کی رگوں کی حرارت سے سکون ملتا ہے۔

فائدہ: سر کی رگوں پر ہی زندگی کا دارومدار ہے اور ان کے اعتدال سے انسان زندہ ہے۔جب وہ اپنے اعتدال سے ہٹ جائیں تو ہزاروں امراض سر اُٹھاتے ہیں لیکن یہ مسواک ان سب کو سر اٹھانے نہیں دیتی۔

(۲۶)دانتوں کا درد ختم۔

فائدہ: آج کل یہ بیماری عام ہے اور بے شمار دکھ کے ہارے، پریشانی کے مارے پھرتے ہیں۔ ہزاروں روپے خرچ کرنے کے باوجود ان کے دکھ درد میں کمی نہیں ہوتی یہاں تک کہ دانت وغیرہ نکلوانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ پھر زندگی کے مزوں کے لئے ترستے رہتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مشفق نبی کریم ﷺ کے فرمان پر عمل کر لیتے تو انہیں یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔

(۲۷)مسواک کے استعمال سے منہ کی بدبو دور ہو جاتی ہے اور جس کے ازالہ میں لوگ کیا کیا جتن کر رہے ہیں لیکن قربان جاؤں نبی پاک ﷺ کے آپ نے مسواک کا حکم فرما کر تمام مشکلات آسان فرما دیں۔

(۲۸)سکرات موت آسان ہوگی۔

سکرات کی سختی تو وہی جانتا ہے جس پر طاری ہے لیکن وہ بتا ہی نہیں سکتا۔ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ تین سو تلوار کے درد سے بھی زیادہ تکلیف ہوتی ہے لیکن مسواک کی برکت سے روح جسم سے ایسے آسان نکلے گی جیسے آٹے سے بال۔ مسواک پر مداومت سے دین کی حفاظت ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

مکروھات مسواک: مذکورہ بالا میں بعض افعال مسواک کے متعلق مکروہ بھی ہیں مثلاً

(۱)لیٹ کر کروٹ کے بل مسواک کرنا۔

(۲)مٹھی سے پکڑنا مسواک کے پکڑنے کا طریقہ فقیر آگے چل کر عرض کریگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(۳)بعد فراغت مسواک نہ دھونا۔ اس میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ مسواک نہ دھونے سے وہ مسواک شیطان استعمال کرتا ہے۔

(۴)انار یا ریحان کی لکڑی سے مسواک کرنا۔

(۵)مسواک کرنے کے بعد مسواک کھڑی کر کے رکھنے کا حکم ہے۔ اگر اسے کھڑی نہیں کرتے یونہی نیچے گرا دیتے ہیں تو اس کے لئے جنون کا خطرہ ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (تابعی) نے فرمایا کہ جس نے مسواک زمین پر رکھا اس سے وہ مجنون ہو جائے تو وہ سوائے اپنے اور کسی کو ملامت نہ کرے۔ (طحطاوی وشامی) کیونکہ خود کردہ را چہ علاج۔

سوال: ما لکم دام فضلکم کہ مسواک طول میں کتنی ہونی چاہیے۔ سنا ہے غایۃ السواک فی المسواک مؤلفہ مولوی حافظ شوکت علی سندیلی میں بیان ہے کہ اگر بالشت سے زائد مسواک ہے تو وہ مرکب شیطان ہے۔ امید ہے کہ اس کی سند لکھی جائے۔ (بینوا وتوجروا السائل سید ابراہیم صاحب)

الجواب: یہ قول عارف باللہ حکیم الامہ سیدی محمد بن علی ترمذی قدس سرہٗ سے منقول ہے۔دُرمختار میں ہے:

وَلَا یُزَادُ عَلَی الشِّبْرِ ، وَإِلَّا فَالشَّیْطَانُ یَرْکَبُ عَلَیْهِ

(الدر المختار،باب الطهارة،سنن الوضوء ،الجزء١، الصفحة ١٢٤)

یعنی مسواک ایک بالشت سے زیادہ نہ ہو ورنہ اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔

حاشیه طحطاویه علی مراقی الفلاح میں ہے: یکون طول شبرعــه مستعمله لان الزائد یرکب علیه الشیطان

(حاشیة طحطاوی علی مراقی الفلاح،کتاب الطهارة ،فصل فی سنن الوضوء ،الجزء١، الصفحة ٤٠، دار الکتب العلمیه بیروت)

یعنی مسواک جو استعمال کرنے والا ہے اس کی بالشت بھر ہونی چاہئے اس لئے کہ جو زیادہ ہو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔

شرح نقایه علامه قهستانی میں ہے: قال الحکیم الترمذی لایزاد علی الشبر والا فالشیطان رکب علیه

(جامع الرموز،کتاب الطهارة،جلد١ ،صفحه ٢٩ ،مکتبه اسلامیه گنبدقابوس ایران)

یعنی حکیم ترمذی نے فرمایا: مسواک ایک بالشت سے زیادہ نہ کی جائے ورنہ اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔

اقول :شک نہیں کہ ظاہر حقیقت ہے جب تک کوئی صارف نہ ہو۔ ولا مانع منها فالشیطان موجود ورکوبه ممکن والله اعلم بحقیقة الحال

یعنی اور اس سے کوئی مانع نہیں اس لئے کہ شیطان موجود ہے اور اس کا بیٹھنا ممکن ہے اور حقیقت حال خدا ہی خوب جانتا ہے۔

اگرچہ علامہ طحطاوی نے حاشیہ دُرمختار میں فرمایا: لعل المراد من ذلك انه ینسیه استعماله اویوسوس له

(حاشیة الطحطاوی علی الدرالمختار، کتاب الطهارة، جلد١، صفحه ٧٠، مکتبة العربیة کوئٹه)

یعنی شاید اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اسے استعمال کرنا بھلا دیتا ہے یا اسے وسوسہ میں مبتلا کرتا ہے۔

اقول:ظاهره انه فهم رجوع ضمیر علیه الی المستاك وانما هو الی السواك کما یفصح عنه مانقل هو نفسه فی حاشیة المراقی والله تعالٰی اعلم

یعنی اقول:اس عبارت سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ "علیــه "(اس پر) کی ضمیر کا مرجع انہوں نے مسواک کرنے والے کو سمجھا ہے حالانکہ وہ ضمیر مسواک کی طرف لوٹ رہی ہے جیسا کہ حاشیہ مراقی کی وہ عبارت اسے صاف بتا رہی ہے جو انہوں نے خود نقل کی ہے۔اور خدائے برتر ہی کو خوب علم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد١، کتاب الطہارۃ، صفحہ ٣١١۔٣٠٩ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

عورت اور مسواک :امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ سے سوال ہوا کہ عورتوں کے لئے مسواک کیسی ہے۔آپ نے فرمایا ان کے لئے اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سنت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں ان کے دانت اور مسوڑھے بہ نسبت مردوں کے کمزور ہوتے ہیں مسی کافی ہے۔(ملفوظات،جلد۱،صفحہ۳۵)

ٹوتھ پیسٹ اور مسواک:دورِ حاضرہ میں اکثر ٹوتھ پیسٹ زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

انتباہ :ہم فقیروں نے مسواک کے استعمال سے ہزاروں فائدے پائے لیکن افسوس ہے کہ بعض مسلمان مسواک کو ایک عبث فعل سمجھتے ہیں بلکہ بہت سے اس کے عامل پر پھبتیاں اڑاتے ہیں۔

فقیر اُویسی غفرلہ ذیل میں اخبار کے اعلانات درج کر کے مسلمانوں کو عبرت کی آنکھیں کھولنے کی دعوت دیتا ہے۔مندرجہ ذیل اعلان مئی کے اول ہفتے میں متعدد اخبارات میں متعدد بار شائع ہوا۔

ہم روزنامہ نوائے وقت لاہور سے نقل کررہے ہیں اور تقریباً یہ صرف اخباری اشتہار ہی نہیں بلکہ تمام اطباء اور ڈاکٹروں کا تسلیم شدہ فیصلہ ہے۔

پاکستان میں دو کروڑ سے زیادہ افراد مسوڑھوں کی بیماری میں مبتلا ہیں۔لاہور۳مئی پاکستان میں ہر تیسرا شخص مسوڑھوں سے خون جاری ہونے کی بیماری میں مبتلا ہے لیکن اس لعنت کو ختم کرنے کے لئے ابھی تک کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ہے۔عام اندازے کے مطابق ہزاروں افراد کے مسوڑھوں میں ورم اور درد کی شکایت ہے جس کی وجہ سے نہ صرف دانت جلدی گر جاتے ہیں بلکہ وہ نت نئی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔

مغربی جرمنی کی مشہور دوا ساز کمپنی ہڈکس نے عالمی شہرت کے ماہرین کے تعاون سے دانتوں کی صحت وصفائی سے متعلق تفصیلی تحقیق کرائی۔ماہرین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مسوڑھوں سے خون بہنے،دانتوں کو کھوکھلا ہونے سے بچانے اور دانتوں کے فاسد اور غیر ضروری مادے کی صفائی کے لئے پیسٹ میں خاص کیمیائی اجزا شامل ہونے چاہئیں تاکہ دانتوں اور مسوڑھوں کا مکمل تحفظ اور صحت کی ضمانت ہو سکے۔

عالمی شہرت کے ان ماہرین نے بلینڈا میڈ کے نام سے ایک حیرت انگیز اور مجرب ٹوتھ پیسٹ تیار کیا ہے۔جس کے مستقل استعمال سے نہ صرف مسوڑھوں سے خون بہنا بند ہو جاتا ہے بلکہ دانت ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

بلینڈا میڈ کا مستقل استعمال نہ صرف مسوڑھوں سے خون آنا بند کرتا ہے،دانتوں کو مضبوط اور پائیدار بناتا ہے بلکہ

جسم کو ان بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے جو منہ کے ذریعے جسم کے دوسرے حصوں میں داخل ہو کر پھیلتی ہیں۔

بلینڈ امیڈ پاکستان میں اپنی قسم کا واحد پیسٹ ہے جس میں دانتوں کی مضبوطی پائیداری اور اچھی صحت کے لئے خصوصی کیمیائی اجزا شامل ہیں۔

فائدہ : یاد رہے کہ صرف پاکستان کی قید اس لئے لگائی کہ اشتہار پاکستان میں شائع ہوا ورنہ مذکورہ امراض عالم انسان کے اکثر افراد کو گھیرے ہوئے ہیں۔

ٹوتھ پیسٹ: اس کے متعلق ڈاکٹر صاحبان مندرجہ بالا فوائد کا دعویٰ کرتے ہیں۔

☆ دانتوں کو کیڑا لگنے اور کھوکھلا سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ مسوڑھوں کو پھولنے سے بچاتا ہے اور رستے ہوئے خون کو بند کرتا ہے۔

☆ دانتوں کو مضر جراثیم سے پاک وصاف رکھتا ہے۔

☆ بلینڈ امیڈ کا مستقل استعمال دانتوں کی بہترین نشو ونما کا ضامن ہے اس لئے تمام افراد کے لئے ایک بے مثل ٹوتھ پیسٹ ہے۔

مسواک مسائل فقیھہ : مسواک کرنا سنت ہے یا مستحب۔ علماء کے مسواک کے بارے میں اقوال مختلف ہیں کہ سنت موکدہ ہے یا مستحب۔ عام کتب میں سنت ہونے کی تصریح ہے اور اسی پر اکثر ہیں صغیری میں اسی کو ہی زیادہ صحیح کہا گیا ہے۔ درمختار میں سنت مؤکدہ ہونا مذکور ہے لیکن ہدایہ میں اسے مستحب قرار دیا گیا ہے۔ امام زیلعی فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ مسواک وتسمیہ دونوں مستحب ہیں۔ اس لئے کہ یہ خصائص وضو سے نہیں علامہ عینی نے فرمایا کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ مسواک دین کی سنتوں سے ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی بستی کے لوگ سنت مسواک کے ترک پر اتفاق کریں تو ہم ان پر ایسے جہاد کرینگے جیسے مرتدوں پر کرتے ہیں تاکہ لوگ اس سنت کے ترک پر جرأت نہ کریں۔ (فتاویٰ رضویہ، کتاب الطہارۃ، جلد ۱، صفحہ ۸۱۶۔۸۱۳، رضا فاؤنڈیشن)

جھـــــاد : اس سے ہی مسواک کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے تارکین مسواک کے ساتھ جہاد ضروری ہے۔ حضرت عبداللہ مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو صرف ایک بستی کا فرمایا ہے اور آج تو سارا ملک اس مسواک کے ترک کی لپیٹ میں ہے تو پھر صرف ایک مسلمان ملک سے نہیں اکثر ممالک اسلامیہ سے جہاد کرنا چاہیے۔ سعودی لوگ بھی مسواک کرتے ہیں لیکن وہ غیر اسلامی ہے کیونکہ صرف دانتوں کی صفائی کے طور کرتے ہیں اور ہر وقت اس میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ نماز

میں بھی اور وہ شرعی مسواک بھی نہیں جیسے کہ سب کو معلوم ہے لیکن یہاں جہاد سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسواک کی مشروعیت کے منکر ہیں اور تارکین مشروعیت کے منکر نہیں۔

یہ صرف ایک ٹوتھ پیسٹ ہی نہیں بلکہ منہ کے تمام امراض کا مکمل علاج ہے۔اس طرح کے ٹوتھ پیسٹ مختلف کمپنیوں میں تیار ہوتے ہیں اور بیش بہا قیمتوں سے بکتے ہیں دس پندرہ سال پہلے ایک کمپنی نے اس کی قیمت کا اعلان کیا۔

ٹوتھ پاؤڈر : دانتوں کی مختلف بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ یہ برسوں پہلے کی بات ہے آج کل تو نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز والا معاملہ ہے قیمت صرف آٹھ روپے۔

مختلف قسم کے ٹوتھ پیسٹ میں سے میں نے ایک قسم کی قیمت دوکاندار سے پوچھی تو جواب ملا کہ برش سمیت ۱۵ روپے۔

مسواک اورٹوتھ پیسٹ : دورِ حاضر کی کمر توڑ مہنگائی میں ۱۵ روپے کے وہ بھی صرف تین ماہ کے لئے کیونکہ ٹوتھ پیسٹ کی ایک ڈبی زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک چلتی ہے اور وہ بھی صرف ایک وقت استعمال کرنے سے اور مسواک پہلے تو مفت مل جاتی ہے کیونکہ مسواک کی لکڑیاں ہر ملک میں عام اور مفت پائی جاتی ہیں۔زیادہ سے زیادہ شہروں میں کچھ قلت محسوس ہوتی ہے لیکن وہ بھی ثواب کے خواہاں حضرات مسواک مساجد میں رکھ چھوڑتے ہیں اور ایک مسواک چھ ماہ تک کام دیتی ہے وہ بھی اگر اسے پانچوں وقت استعمال کیا جائے۔

نوٹ : صرف اور صرف دین کے عشق یا کم از کم دین سے لگاؤ رکھنے والے احباب سے اپیل ہے کہ ’’اخبارِ جہاں‘‘ کا مضمون پڑھ کر ٹوتھ پیسٹ کے عشق سے توبہ کر کے مسواک کے عاشق بن جائیں تو سبحان اللّٰہ۔

عملی جہاد: ایسے غافل لوگوں سے عملی جہاد ضروری ہے جیسے مولانا الحاج محمد الیاس عطّار قادری صاحب نے ’’دعوت اسلامی‘‘ کے رنگ میں جہادِ عملی کر دکھلایا ہے کہ اب ان کا ہر پیروکار مسواک کا قائل نظر آتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ حضرات قمیض کی اگلی جیب کا ایک حصہ مسواک کے لئے نمایاں رکھتے ہیں۔ کاش اس طرح ہر پیر اپنے مرید اور ہر استاد اپنے شاگرد اور ہر صاحب اثر اپنے حلقہ میں شریعت کے ہر مسئلہ کے احیاء کے لئے اس طرح کا عملی جہاد کرے تو بعید نہیں کہ ملک میں عملی طور نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قائم ہو جائیگا۔

مسئلہ : امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک دین کے طریقوں سے ہے پس اس میں تمام حالتیں

برابر ہیں۔(شامی، جلد۱، صفحہ۸۱) یعنی روزہ وغیرہ اور ہر حالت میں جائز ہے۔

حضرت امام شافعی کے مذہب کے مطابق روزہ دار کے لئے زوال کے بعد مسواک کرنا مکروہ ہے تا کہ اس کے منہ کی پسندیدہ بوختم نہ ہو۔(شرح نووی علی المسلم، جلد ۱، صفحہ ۱۲۷)

احناف نے اس استدلال کا یہ جواب دیا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی ظاہری بو مراد نہیں بلکہ معنوی بو مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

مستحبات مسواک: بہرحال مسواک جب بھی کی جائے امر خیر ہے۔خاص طور پر مندرجہ ذیل اوقات ومقامات میں مسواک کرنا مستحب بیان کیا گیا ہے۔

(۱) وضو سے پہلے۔

(۲) قرآن پاک کی تلاوت کے لئے۔

(۳) دانتوں کی رنگت زرد پڑنے پر۔

(۴) نیند سے بیدار ہونے یا دیر تک بے خوابی کی وجہ سے بوآنے پر۔

(۵) تادیر خاموش رہنے کی وجہ سے منہ میں بدبو پیدا ہونے پر۔

(۶) بھوک کی وجہ سے منہ سے بدبوآنے پر۔

(۷) کھانا کھانے کے بعد بالخصوص اس صورت میں کہ بدبو ظاہر ہونے لگے۔

(۸) گھر میں پہلی بار داخل ہونے پر۔

(۹) لوگوں کے اجتماع کے وقت۔

(۱۰) مطالعہ کتب تفاسیر واحادیث اور فقہ کے وقت۔(شامی، جلد۱، صفحہ۸۱)

مسواک کرنے کا طریقہ: کلی کرتے وقت مسواک کرنا مسنون ہے۔پہلے ایک دفعہ کلی کر کے پھر مسواک داہنے ہاتھ میں اس طرح لے کہ مسواک کے ایک سرے کے قریب انگوٹھا اور دوسرے سرے کے نیچے اخیر کی انگلی اور درمیان میں اوپر کی جانب اور انگلیاں رکھے اور اسے مٹھی باندھ کر نہ پکڑے۔پہلے اوپر کے دانتوں کے طول میں داہنی طرف کرلے پھر بائیں طرف اسی طرح اور ایک بار مسواک کرنے کے بعد مسواک کو منہ سے نکال کر نچوڑ دے اور از سرنو پانی سے بھگو کر پھر کرے۔اسی طرح تین بار کرے۔اس کے بعد مسواک کو دیوار وغیرہ سے کھڑی کر کے رکھ دے۔زمین پر ویسے ہی نہ رکھے دانتوں کی عرض میں مسواک نہیں کرنی چاہیے۔مسواک کی فراغت کے بعد دوبارہ کلی کرے تا کہ کلی تین بار ہو جائے۔

فائدہ: اکثر فقہی مسائل گذشتہ اوراق میں آچکے ہیں لیکن پھر بھی احتیاطاً ''بہارِ شریعت'' سے نقل کئے جاتے ہیں تا کہ

بحث تشنہ تکمیل نہ رہے۔

مسئلہ : کم سے کم تین مرتبہ داہنے بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کرے اور ہر مرتبہ مسواک کو دھو لے اور مسواک نہ بہت نرم ہو نہ بہت سخت اور پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو میوے یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو۔ چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو جو مسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ مسواک جب قابل استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ رکھ دیں کسی ناپاک جگہ نہ گرے کہ ایک تو وہ آلہ ادائے سنت ہے اس کی تعظیم چاہیے دوسرے آب دہن مسلم ناپاک جگہ ڈالنے سے خود محفوظ رکھنا چاہیے اسی لئے پاخانہ میں تھوکنے کو علماء نے نامناسب لکھا ہے۔

مسئلہ : مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو اور مٹھی نہ باندھے۔

مسئلہ : دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لمبائی میں نہیں چت لیٹ کر مسواک نہ کرے۔

مسئلہ : پہلے داہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجھے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر داہنی جانب کے نیچے کے اور پھر بائیں جانب کے نیچے کے۔

مسئلہ : جب مسواک کرنا ہو تو اسے دھو لے یونہی فارغ ہونے کے بعد دھو ڈالے اور زمین پر پڑی نہ چھوڑ دے بلکہ کھڑی رکھے اور ریشہ کی جانب اوپر ہو۔

مسئلہ : اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا سنگین کپڑے سے دانت مانجھ لے یوں ہی اگر دانت نہ ہوں تو انگلی یا کپڑا مسوڑھوں پر پھیر لے۔

مسئلہ : مسواک نماز کے لئے سنت نہیں بلکہ وضو کے لئے تو جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے اس سے ہر نماز کے لئے مسواک کا مطالبہ نہیں جب تک تغیر رائحہ نہ ہو گیا ہو ورنہ اس کے دفع کے لئے مستقل سنت ہے البتہ اگر وضو میں مسواک نہ کی تھی تو اب نماز کے وقت کر لے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

هذا آخر مارقمه قلم

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ (بہاول پور، پاکستان)

۸ محرم ۱۴۲۲ھ بروز منگل ۹ بجے صبح (الحمد للہ علیٰ ذلک)